مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ
اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ



خونِ مسلم کی حرمت

خطبہ جمعۃ المبارک

سلسلہ نمبر:137
تاریخ:17اکتوبر2025

شعبہ نشرواشاعت

دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑا
0345-7498623 0345-7376662

خطبہ جمعۃ المبارک

خونِ مسلم کی حرمت

مدیر اعلیٰ: جانشین شمس الفقہاء، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر ابوالانوار **مفتی محمد امجد فریدی** چشتی زید مجدہ

زیر نگرانی: جگر گوشہ قبلہ سیدی شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر **مفتی محمد راشد فریدی** چشتی زید مجدہ

زیر قیادت: استاذ العلماء، مناظر اسلام، حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد اللہ یار فریدی چشتی** زید مجدہ

حسب فرمائش: جگر گوشہ قبلہ سیدی شمس الفقہاء حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ **پیر حافظ القاری محمد شاہد فریدی** چشتی زید مجدہ

پیشکش: شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم جامعہ فریدیہ نظامیہ (رجسٹرڈ) بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑا۔

برائے رابطہ: 0345.7124398　0305.2748310　0311.7491598

استغاثہ بحضور سرورِ کائنات ﷺ

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جس دین نے غیروں کے تھے دل آکے ملائے
اس دین میں اب بھائی خود بھائی سے جدا ہے

جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ وجدل چار طرف اس میں بپا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امّا بعد ! فاعوذ باللہ من الشّیطٰن الرجیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم الامین

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یا سیّدی یا رسول اللّٰہ ﷺ

الصّلوٰۃُ والسّلامُ علیکَ یا سیّدی یا حبیب اللّٰہ ﷺ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیّدی یا خاتم النَّبیین ﷺ

خرابی زبیداد بیند جہاں — چوں بستانِ خرم زباد خزاں

مدِہ رخصت ظلم در ہیچ حال — کہ خورشیدِ ملکت نیابد زوال

مکن مردم آزاری اے تندرائے — کہ ناگہ رسد بر تو قہرِ خدائے

معزز سامعینِ کرام!

آج کا خطبہ دلوں کو جھنجھوڑ دینے والا ہے۔ ایک ایسا دور آ گیا ہے کہ جہاں دشمن کی گولی سے کم اور اپنے ہی بھائی کے ہاتھوں زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ وہ امت جو کبھی ایک جسم کی مانند تھی، آج ٹکڑوں میں بٹ چکی ہے۔ خونِ مسلم، جسے ربِ کائنات نے حرام قرار دیا، آج سستا ترین بلکہ بے قیمت بن چکا ہے۔ آج کا خطبہ اسی دردناک حقیقت پر ہے کہ مسلمان کے خون کی کیا قدر و قیمت ہے؟ اور ہم کس طرح خود ہی اپنے بھائیوں کے خون کے پیاسے بن چکے ہیں؟ آیئے، قرآن اور سنت کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خونِ مسلم کو کیا مقام دیا ہے، اور ہمیں اس کے تحفظ کے لیے کیا کردار ادا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡیَاہَا فَکَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ

ترجمہ: جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

یہ آیتِ مبارکہ اسلام کی اصل روح کو اجاگر کرتی ہے کہ اسلام ایک پر امن اور سلامتی والا دین ہے، جو انسانی جان کی حرمت کو غیر معمولی اہمیت دیتا ہے۔ یہ آیت ان لوگوں کے لیے ایک سخت تنبیہ ہے جو اسلام کی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال کر قتل و غارت گری کو فروغ دیتے ہیں اور یوں دینِ اسلام کے دامن پر بدنما دھبہ لگاتے ہیں۔ اسی طرح یہ اُن افراد کے لیے بھی ایک سنگین یاد دہانی ہے جو خود کو مسلمان کہہ کر بے گناہ انسانوں کو بم دھماکوں یا خود کش حملوں کا نشانہ بناتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دین کی خدمت کر رہے ہیں، حالانکہ ان کا یہ عمل سراسر اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

انسانی جان کا قتل مثلِ کفر ہے

عقائد میں اہل سنت وجماعت کے پیشوا امام ابو منصور ماتریدی مزکورہ آیت مبارکہ کے ذیل میں انسانی قتل کو کفر قرار دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

من استحل قتل نفس حَرَّمَ الله قتلها بغير حق، فكأنّما استحل قتل الناس جميعًا، لأنه يكفر باستحلاله قتل نفس محرم قتلها، فكان كاستحلال قتل الناس جميعًا، لأن من كفر بآية من كتاب الله يصير كافرًا بالكل وتحتمل الآية وجها آخر، وهو ما قيل: إنه يجب عليه من القتل مثل ما أنه لو قتل الناس جميعًا.
ووجه آخر: أنه يلزم الناس جميعا دفع ذلك عن نفسه ومعونته له، فإذا قتلها أو سعى عليها بالفساد، فكأنما سعى بذلك على الناس كافة وهذا يدل أن الآية نزلت بالحكم في أهل الكفر وأهل الإسلام جميعاً، إذا سعوا في الأرض بالفساد.

"جس نے کسی ایسی جان کا قتل حلال جانا جس کا ناحق قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے، تو گویا اس نے تمام لوگوں کے قتل کو حلال جانا، کیونکہ ایسی جان جس کا قتل حرام ہے، وہ شخص اس کے قتل کو حلال سمجھ کر کفر کا مرتکب ہوا ہے، وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے تمام لوگوں کے قتل کو حلال جانا، کیونکہ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت کا انکار کرتا ہے وہ پوری کتاب کا انکار کرنے والا ہے۔ یہ آیت ایک اور توجیہ کی بھی حامل ہے اور وہ یہ کہ کہا گیا ہے کہ کسی جان کے قتل کو حلال جاننے والے

پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ لازم آئے گا (کیونکہ عالم انسانیت کے ایک فرد کو قتل کر کے گویا اس نے پوری انسانیت پر حملہ کیا ہے)۔ ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ تمام لوگوں پر لازم ہے کہ اجتماعی کوشش کے ساتھ اس جان کو قتل سے بچائیں اور اس کی مدد کریں۔ پس جب وہ اس کو قتل کر کے فساد بپا کرنے کی کوشش کرے گا تو گویا وہ پوری انسانیت پر فساد بپا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ چیز دلالت کرتی ہے کہ یہ آیت اس حکم کے ساتھ تمام اہل کفر اور اہل اسلام کے لئے نازل ہوئی ہے جبکہ وہ فساد فی الارض کے لئے سر گرداں ہو۔" (تأویلات أهل السنة، از أبو منصور الماتُریدی، 3:501)

مومن کے قاتل کی سزا

کسی ایک مومن کو قصداً قتل کرنے والے کی ذلت آمیز سزا کا اندازہ یہاں سے لگالیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک ہی آیت میں نہ صرف ایسے قاتل کے لیے دوزخ کی سزا کا ذکر کیا ہے بلکہ خَالِدًا، غَضِبَ، لَعَنَہ اور عَذَابًا عَظِیمًا فرما کر اس کی شدّت وحدّت میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا

"اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے کہ مدتوں اس میں رہے گا اور اس پر اللہ غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لیے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے" (النساء، 4:93)

سفاکانہ مقاصد کے حصول کیلئے پرامن لوگوں کو قتل کرنا

اپنے سفاکانہ اور بدنیتی بھرے مقاصد کے حصول کے لیے عام شہریوں اور پرامن لوگوں کو بے خوفی سے قتل کرنے والوں کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ غیر اسلامی قوتوں کے آلہ کار بن چکے ہیں۔ ذرا سوچیں! وہ دین جو کہ جانوروں اور نباتات کے حقوق کا احترام سکھاتا ہے، کیسے انسانوں کے بے رحمانہ قتل کی اجازت دے سکتا ہے؟ اسلام میں مومن کی جان کی حرمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ایک مومن کے قتل کو اتنا بڑا جرم قرار دیا کہ اسے پوری دنیا کے تباہ ہو جانے سے بھی عظیم گناہ کہا گیا۔ اس سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

ایک مسلمان کا قتل ہونا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا تباہ ہو جانا ہلکا ہے۔'' (ترمذی)

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی جان کی قیمت نبی کریم ﷺ نے کیسے بیان فرمائی؟

امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر انسانی جان ومال کے تلف کرنے اور قتل وغارت گری کی خرابی و ممانعت سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ. أَلَا، هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: اللهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

ترجمہ: ''بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر میں ہے اُس دن تک جب تم اپنے رب سے ملو گے۔ سنو! کیا میں نے تم تک اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اب چاہیے کہ ہر موجود شخص اِسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن تک بات پہنچائی جائے تو وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں (اور سنو!) میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔'' (صحیح بخاری)

گویا کلمہ گو مسلمانوں کا آپس میں قتل عام صریح کفریہ عمل ہے جسے ارتداد سے لفظی مماثلت دی گئی ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا کہ جو لوگ آپس میں لڑائی جھگڑا کریں، خون بہائیں، اور فتنہ وفساد پھیلائیں، وہ در حقیقت اسلامی تعلیمات سے منحرف ہو چکے ہیں۔ ایسے افراد جو مسلمانوں پر اسلحہ اٹھاتے ہیں اور دہشت گردی جیسے اعمال میں ملوث ہوتے ہیں، وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایمان

کی حدوں سے باہر نکل چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"، اور اس طرح کے رویے کو کفر کے مترادف قرار دیا۔

مومن کو قتل کرنے کا وبال

نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ آج کل قتل کرنا بڑا معمولی کام ہو گیا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جان سے مار دینا، غنڈہ گردی، دہشت گردی، ڈکیتی، خاندانی لڑائی، تعصب والی لڑائیاں عام ہیں۔ مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جاتا ہے، گروپ اور جتھے اور عسکری وِنگ بنے ہوئے ہیں جن کا کام ہی قتل و غارتگری کرنا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا.

"حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنیا کے برباد ہونے سے بڑا ہے۔"

مومن کے قاتل کی سزا

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مومن کے قاتل کی سزا جہنم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ.

"اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تب بھی یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔" (ترمذی)

جو لوگ کسی بے گناہ انسان کی جان لیتے ہیں، انہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ محض ایک فرد کا قتل نہیں بلکہ انسانیت کی حرمت اور پوری دنیا کے امن پر حملہ ہے۔ ایسا جرم گویا پوری نسلِ انسانی کو نیست و نابود کرنے کے مترادف ہے۔

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلا فیصلہ

ناحق قتل و خونریزی اتنی سنگین جرم ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے مجرموں کو پہلے بے نقاب کر کے ان کو سزا دے

گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خون بہانے کی سنگینی اور اس کے خطرناک نتائج واضح انداز میں اس طرح بیان فرمائے۔

أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

ترجمہ: ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون ریزی کا فیصلہ سنایا جائے گا۔'' (بخاری)

مسلمان کا ناحق قتل ہو جانا کتنا سخت گناہ ہے اس کا اندازہ مندرجہ حدیث نبوی ﷺ سے لگا لیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: لَزَوَالُ الدُّنْيَا جَمِيْعًا أَهْوَنُ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَفْكِ دَمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری کائنات کا ختم ہو جانا بھی کسی شخص کے قتلِ ناحق سے ہلکا ہے۔'' (شعب الایمان)

مسلمان کو قتل کرنے والے کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی

مسلمانوں کو قتل کرنے والے کی نفلی اور فرض عبادت بھی قبول نہیں ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

ترجمہ: ''جس شخص نے کسی مومن کو ظلم سے (ناحق) قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفلی اور فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔'' (أبو داود)

عبادت و ریاضت اور قتل و غارت گری کو ساتھ ساتھ چلانے والے اور انسانی حرمت و تقدس کو پامال کر کے اپنے اعمال و عبادات کو ذریعہ نجات سمجھنے والے ایسے انتہا پسندوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ نہ صرف ان کی عبادت ردّ کر دی جائے گی بلکہ ان کے لئے فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ کی دردناک وعید بھی ہے۔

مسلمانوں کو تکلیف دینے والے کے لیے عذابِ جہنم

مسلمانوں کو اذیت میں مبتلا کرنا اور انہیں جبر و تشدد اور وحشت و بربریت کا شکار کرنا سخت منع ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جہنم اور آگ کی دردناک سزا دینے کا اعلان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ

’’بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لیے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہے‘‘ (البروج)

امام فخر الدین رازی مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

كل من فعل ذلك وهذا أولى لأن اللفظ عام والحكم عام، فالتخصيص ترك للظاهر من غير دليل.

’’جو بھی مسلمانوں کو اذیت ناک تکلیف میں مبتلا کرے یہ معنی زیادہ مناسب ہے کیونکہ لفظ عام ہے اور اس کا حکم بھی عام ہے اور اگر خاص کیا جائے تو یہ بغیر دلیل کے عام حکم کو خاص کرنا ہوگا۔‘‘ (التفسیر الکبیر)

کلمہ گو انسان کو تکلیف دینے والوں کا انجام

حضرت ہشام بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب دے گا جو اس کی مخلوق کو اذیت دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا. (صحیح مسلم)

’’اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو اذیت و تکلیف دیتے ہیں۔‘‘

جملہ آئمہ تفسیر نے اس آیت کے تحت یہی موقف اختیار کیا ہے کہ مسلمانوں کو ظلم و جبر اور فتنہ و فساد کا نشانہ بنانے والوں کی سزا جہنم اور آگ ہے۔

بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک کسی جان کو ناحق قتل کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أكبر الكبائر: الإشراك بالله، وقتل النفس، وعقوق الوالدين، وقول الزور أو شهادة الزور"

بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ایک کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا ہے۔ (بخاری)

کلمہ گو مسلمان کو قتل کرنا کیسا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مسلمان کو گالی دینا فِسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول کریم ﷺ نے ہمیں قبیلہ جہینہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور وہ شکست سے دوچار ہوئے میں نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر ایک شخص پر قابو پایا تو اس نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" پڑھا۔ میرے ساتھی نے اسے چھوڑ دیا لیکن میں نے آگے بڑھ کر اسے نیزہ مارا جس سے وہ مر گیا۔ جب ہم رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو اس واقعہ کی اطلاع پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ آپ نے مجھے فرمایا: أَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّيْ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ۔ (صحیح مسلم)

"کیا تو نے اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے اسلحہ سے ڈر کر کلمہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے کلمہ دل سے پڑھا ہے یا اسلحہ کے خوف سے۔ آپ نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کاش میں آج اسلام قبول کرتا۔"

ظلم کی زبان بندوق ہے، اور دین کی زبان رحم

ایک عجیب سا وقت آ گیا ہے... جہاں دین کے ماننے والے، امن کے پیغام کے امین، اور اپنی سادہ زندگیاں گزارنے والے وہ لوگ جو مسجدوں کے سائے میں پلتے رہے، مدرسوں کے فرش پر علم کی خوشبو سونگھتے رہے آج ان پر ہی شک کی انگلیاں اٹھ رہی ہیں۔ ان کے جبے، ان کی داڑھیاں، ان کی ٹوپیاں، ان کے سجدے سب گویا جرم بن گئے ہیں۔ یہ کیسا اندھیرا ہے کہ جہاں اہلِ حق کو دبانے کے لیے بندوق اٹھائی جاتی ہے؟ یہ کیسا خوف ہے کہ جہاں دین سے وابستگی کو ریاستی خطرہ سمجھا جا رہا ہے؟ یہ کیسا انصاف ہے کہ جہاں سلامتی کے نام پر اُن لوگوں کو ہدف بنایا جا رہا ہے جو امن، صبر، اور شریعت کی بنیاد پر زندگی بسر کرتے ہیں؟ یاد رکھیں! بندوق کی زبان میں نہ فہم ہوتا ہے، نہ دلیل، نہ سچائی۔ بندوق صرف جسم کو چھید سکتی ہے، مگر

عقیدے کو نہیں۔ دین محمدی ﷺ اور اہل حق کو دبانے کی ہر کوشش تاریخ میں ناکام رہی ہے، کیونکہ دین صرف کتابوں یا چہروں کا نام نہیں وہ دلوں میں بسا ایک سچ ہے، ایک ایسی روشنی ہے، ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کو رب سے جوڑتا ہے۔

مگر آج اگر مدارس اور اہل مدارس علم دینے پھیلانے کے بجائے محاصرے میں آجائیں، اگر ان کی آنکھ پر پٹی باندھی جائے، اگر خطیب کی آواز کو بندوق کے ڈر سے خاموش کرادیا جائے، اگر اہل قلم و قرطاس کو ڈرا دھمکا کر حق لکھنے سے روک لیا جائے تو یہ صرف ایک فرد پر یا جماعت پر ظلم نہیں یہ انسانیت کی ایمانی و روحانی اقدار پر حملہ ہے۔ ارباب اقتدار واختیار کو اس بات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ دیندار طبقے کو صرف شک کی بنیاد پر دیوار سے لگانا، ان کے کردار کو بغیر ثبوت کے جرم بنادینا، اور ان کی اجتماعی شناخت کو خطرہ قرار دینا یہ سب نہ صرف غیر منصفانہ ہے، بلکہ معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے۔ جب عبادت کرنے والا خوف میں جینے لگے، جب وعظ کرنے والا سوچے کہ اگلا جمعہ شاید اس کی آخری تقریر ہو تو سمجھ لو کہ ریاست کا امن اصل میں ٹوٹ چکا ہے۔

کیا جرم یہ ہے کہ وہ قرآن سے محبت کرتے ہیں؟ کیا قصور یہ ہے کہ وہ نماز کیلئے اذان دیتے ہیں؟ کیا خطا یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا سے مقدم جانتے ہیں؟ اگر یہ سب جرم ہے، تو پھر یہ جرم کروڑوں مسلمانوں کا ہے جو اس ملک کی بنیاد بھی ہیں، محافظ بھی، اور مستقبل بھی۔ یاد رکھو دین دار طبقہ نہ تمہارا دشمن ہے، نہ ملک کا بوجھ۔ یہ وہ طبقہ ہے جو مصیبت میں سب سے پہلے مدد کے لیے اٹھتا ہے۔ زلزلہ آئے یا سیلاب، جنازہ ہو یا افطار یہی لوگ صفِ اول میں نظر آتے ہیں۔ یہ بارود والے نہیں درود والے ہیں۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہمیں ماننا ہوگا اگر دیندار طبقہ آج دب رہا ہے تو کل باری کسی اور کی بھی آئے گی۔ جب اصول ٹوٹتے ہیں تو ظلم رکتا نہیں، وہ صرف چہرہ بدلتا ہے۔

دیندار طبقہ اس ملک کا اثاثہ ہے، بوجھ نہیں۔

انہیں دیوار سے لگانا، صرف ان کو نہیں خود اس قوم کے وقار کو خاک میں ملانا ہے۔ اگر امن چاہتے ہو، تو اُن ہاتھوں کو مضبوط کرو جو تمہارے لیے دعاؤں میں اٹھتے ہیں نہ کہ اُنہیں ہتھکڑیوں میں جکڑو۔ یہ زمین سب کی ہے۔ یہ وطن سب کا ہے۔ اور دین وہ رب کی طرف سے ہے، جسے بندوق سے دبایا نہیں جاسکتا۔ آخر میں، اربابِ اختیار کو یاد دلانا ضروری ہے: طاقت کی اصل قیمت تب ہے جب وہ عوام کی بھلائی اور مستقبل کی حفاظت کے لیے استعمال ہو۔ بندوق صرف خوف پیدا کرتی ہے؛

حکمت، عدل اور شفافیت اعتماد اور استحکام پیدا کرتے ہیں۔ جو حکمران دور اندیش، رحم دل اور سنجیدہ ہوں گے، وہی قوم کو مشکل گھڑی سے نکال سکتے ہیں اور یہی وہ میراث ہے جو آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔ یہ وقت انتقام کا نہیں، تدبّر کا ہے، غصے کا نہیں، فہم و فراست کا ہے؛ زخموں کو گہرا کرنے کا نہیں، زخموں کو بھرنے کا ہے۔ اگر آپ نے آج خود پر قابو پایا اور انصاف، شفافیت اور انسانیت کو مقدم رکھا، تو کل ہمارا ملک مضبوط، متحد اور پُرامن ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک اور ملت کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ المبین